دخترِ جدید اور...... پردہ!

تحریر: محمد رمضان جانباز سلفی فیصل آباد

مغربی تہذیب نے "آزادی نسواں" کا جھانسہ دے کر جس طرح عورت کی عفت وعصمت اور عزت و آبرو کو تار تار اور پامال کیا ہے اس کا مشاہدہ مغربی معاشرے میں عورت کی "زبوں حالی" سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ جہاں اسے نفسانی خواہش کی تکمیل و تسکین کے لئے "ٹشو پیپر" کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ اسلام نے روز اول سے عورت کا مقام و مرتبہ اور عفت و عصمت کو "ملحوظ خاطر" رکھتے ہوئے اس کے حقوق و آبرو کی پاسبانی اور تحفظ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم معاشرے میں عورت کو "غیر معمولی" مقام رفعت حاصل ہے اور اسے حد درجہ عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ "الدنیا کلها متاع، وخیر متاع الدنیا المراة الصالحة" دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک بیوی ہے۔ (صحیح مسلم بحوالہ مشکوۃ مترجم جلد ۳ ص ۲)

لیکن اس قدر و منزلت کے باجود "مسلم معاشرے" کی "دختر جدید" مغربی تہذیب وتمدن اور ثقافت کو زندگی کا "آب حیات" اور لائینف حصہ سمجھ رہی ہیں۔ بقول شاعر مشرق

روش مغربی ہے مدنظر وضع مشرق کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

اور مولانا سید ابوبکر غزنوی ؒ کے الفاظ میں...... "یہ کیسا احساس کمتری ہے، یہ کیسی رلا دینے والی بدبختی ہے، یہ کیسا ہنگامہ زبونی ہمت ہے کہ تمہارے اپنے گھر میں ثقافت وتہذیب کے یہ لعل وجواہر ہیں اور تم غیروں کے خذف ریزوں پر للچائی ہوئی نظر ڈالتے ہو"

یہ بات حقائق پر مبنی ہے کہ ہم نے اپنی تہذیب وثقافت کے "انمول جواہر" چھوڑ کر اغیار کے "خذف ریزوں" کو اپنے لئے "متاع جہاں" سمجھ لیا ہے حالانکہ ہمارے دین وایمان کے لئے یہ "زہر ہلاہل" سے کچھ کم نہیں ہے۔ بقول اقبال

نئی تہذیب میں وقت زیادہ تو نہیں ہوتی
مذاہب باقی رہتے ہیں فقط ایمان جاتا ہے

مغربی تہذیب کی جن روایات کو ہم نے اپنایا ہے ان میں ایک "بے پردگی" کا موذی مرض بھی ہے۔ جو اپنے تباہ کن اور مضر اثرات کے سبب کسی ناسور سے کم نہیں ہے۔ اس کا اندازہ ایک یورپی حکمران کی اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ جو اس نے "حامیان بے حجاب" کی "بے حیائی" دیکھ کر کہی تھی۔ ہوا یہ کہ...... جن دنوں شاہ جرمن "گلیوم" نے ترکیا کا دورہ کیا۔ تو انجمن اتحاد وترقی کے ممبران نے بادشاہ کے سامنے اپنی بعض تہذیبی جھلکیاں پیش کرنی چاہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسکول کی بے پردہ لڑکیوں کو بادشاہ کے استقبال کے لئے اس طرح پیش کیا۔ کہ لڑکیاں پھولوں کے گلدستے بادشاہ کو پیش کر رہی تھیں۔ بادشاہ نے جو یہ منظر دیکھا تو اسے بڑا اچنبھا ہوا۔ اس نے انجمن کے ذمہ داران سے کہا۔ میری آرزو یہ تھی کہ میں ترکیا میں جاہ حشمت اور پردہ داری کے مناظر دیکھوں۔ کیونکہ تمہارے مذہب اسلام کا یہی حکم ہے لیکن افسوس...... میں یہاں ایسی بے پردگی کو اپنے چاروں طرف دیکھ رہا ہوں۔ جس سے یورپ میں ہمیں بڑی شکائتیں ہیں اور جس کی بدولت وہاں ہمارے خاندان اجڑ رہے ہیں وطن کی مٹی پلید ہو رہی ہے اور بچے دربدر مارے پھر رہے ہیں۔ (تحفتہ العروس ص ۵۵۸)

افسوس کہ یورپ کو جس چیز سے بڑی شکائتیں ہیں ہم اسے اپنانے پر مصر اور مسرور ہیں اس وقت بہت سے خبائث وبے حیائی اور فسادات کی بنیاد عورت کی بے پردگی ہے اگر عورت بے پردگی سے اجتناب کرتے ہوئے "شمع محفل" بننے کی بجائے "چراغ خانہ" بن کر رہے تو کچھ شک نہیں کہ بہت سے "افعال خبیثہ" کا خاتمہ ہوجائے۔ لیکن "دختران جدید" ایسا کرنے سے انکاری ہیں۔ بقول شاعر

چہرہ بے پردہ ہے افشاں سے جبیں تابندہ ہے
قوم کی بیٹی سے روح فاطمہ ؓ شرمندہ ہے

باعث حیرت امر تو یہ ہے کہ اسلام نے جس عورت کو ذلت ورسوائی کے گڑھے سے

نکال کر "مقام رفعت" پر فائز کیا تھا آج وہ کسی نہ کسی "کمپنی" کا "مونوگرام" بن کر اپنے تقدس کو پامال کر رہی ہے اور زیب و زینت سے آراستہ و مزین ہو کر کھلے بندوں سربازار "گشت" کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ، باک، شرم اور حیا محسوس نہیں کرتی۔ اور مزید ظلم کی انتہا یہ کہ "حامیان بے حجاب" بھی اپنی خواتین کو بنا سنوار کر اور میک اپ سے پوری طرح سجا کر "شو پیس" کی طرح لوگوں کے سامنے لانے میں ذرا "عار" نہیں سمجھتے۔ حالانکہ انہیں سمجھنا چاہئے تھا کہ۔

تیری زندگی اسی سے تیری آبرو اسی سے — جو رہی خودی تو شاہی، نہ رہی تو روسیاہی

یہ سوچ تو "غیور" انسان کو ہی آئے گی۔ بے حمیت کو اس سے کیا سروکار۔ اکبر نے کیا خوب کہا ہے۔

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں — اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ کیا ہوا — کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

معاملہ واقعی پردہ پڑنے والا ہی ہے ورنہ ایمانی غیرت سے کیا چیز مشکل ہے لیکن۔

وہ شوکت شان زندگانی نہ رہی — غیرت کی حرم میں پاسبانی نہ رہی
پردہ اٹھا تو کھل گیا اے اکبر — اسلام میں اب وہ لن ترانی نہ رہی

عورت قدرت الٰہی کا بے مثال اور حسین شاہکار ہے۔ اس سراپا حسن و جمال کی خوبصورتی، حرکات و سکنات، گفتار و آواز اور دلکشی مرد کو اپنی طرف مائل کئے بغیر نہیں رہتی۔ اسکے ناز و انداز اور دلربا مستانہ ادائیں بڑے بڑے عابدوں زاہدوں کے جذبات "برانگیخت" کرکے انہیں فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ لہٰذا عورت کو چاہئے کہ وہ "عورت" بن کر ہی رہے اور خود کو "مستور" رکھے کیونکہ۔

پھولوں کی طرح انجمن سے ستاروں کی بزم تک
موضع گفتگو ہے تیری دل کشی کی بات

عورت کے "پس پردہ" رہنے میں ہی بھلائی ہے کیونکہ اگر یہ بے پردہ باہر نکلے گی تو لوگوں کی "ستم ظریفی" کا باعث بنے گی۔ اور پھر اسے دیکھ کر شاید کوئی یہ کہنے سے گریز نہ

کرے کہ......

انگلیاں سرو اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
شوق سے گل کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ خرابی تھی جسے دیکھ کر آقائے کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ.... "المراة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان " عورت تو چھپانے کی چیز ہے جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے دوسروں کی نظر میں اچھا کرکے دکھاتا ہے۔ (ترمذی) اور جو عورتیں اپنی زینت دوسروں کو دیکھاتی ہیں انہیں آقائے کائنات ﷺ کا یہ فرمان مبارک ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے...... کہ اپنی زینت کو غیر جگہ ظاہر کرنے والی عورت کی مثال قیامت کے اس اندھیرے جیسی ہے جس میں روشنی نہ ہو۔ (ترمذی بحوالہ تفسیر ابن کثیر اردو جلد ۳ ص ۵۰۴) لہٰذا اپنے حسن و جمال کی "نمائش" کرنے والی "سیار" خواتین سے ہماری گزارش ہے کہ اپنے اس تمام "اسلحہ" کو اپنے خاوند پر ہی استعمال کریں کیونکہ یہ اسی کا حق ہے اور اس حق میں خیانت کرکے گنہگار نہ ہوں۔

نظر کی حفاظت:۔ویسے تو عورت کا سراپا پرکشش اور خوبصورت ہے لیکن اس کے چہرے اور بالخصوص آنکھوں میں فطرتی حسن اور کشش ہے یہی وجہ ہے کہ جب "بیباک نگاہیں" اس پر پڑتی ہیں تو "بیمار دل" اس کی طرف راغب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ پھر جب معاملہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو یہ "سفلی پن" پر آتے ہیں اور ہر اس "حد" کو "پھاندنے" کی کوشش کرتے ہیں کہ جس کی شریعت نے سختی سے ممانعت کی ہے۔ "نظر بازی" کو ام الخبائث کا مقام حاصل ہے۔ اکثر گناہ اسی کے سبب ہوتے ہیں۔ نگاہیں شہوت کی قاصد اور پیامبر ہیں۔ شعراء نے اس سلسلے میں بہت سے اشعار کہے ہیں ایک شاعر کہتا ہے کہ

آنکھیں وہ فتنہ دوراں کہ گنہگار کریں گال وہ صبح درخشاں کہ ملک پیار کریں

ایک شاعر یہ کہتا ہے کہ

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم انکو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

اور ایک عربی کا شاعران الفاظ سے گویا ہوتا ہے کہ

نظرة فابتسامة فسلام فكلام فموعد فلقاء

ترجمہ = ایک نگاہ، ایک تبسم، پھر سلام، اس کے بعد بات چیت پھر وعدہ اور پھر ملاقات۔
چنانچہ اسلام نے ہر اس برائی کو جس سے انسانی اخلاق وکردار میں بگاڑ پیدا ہو اور جو اسے بے حیائی کی طرف راغب کرے سخت پہرے بٹھادے۔ کیونکہ یہ سارا سلسلہ "نگاہ" سے شروع ہوتا ہے لہٰذا سب سے پہلے اس سے بچنے کی تاکید کی اور فرمایا "قل للمومنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك ازكى لهم ان الله خبير بما يصنعون" مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ سے باخبر ہیں۔ (النور ۳۰)

پست نگاہی کی تاکید احادیث سے:۔

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا اے علیؓ ایک بار نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نہ دیکھو، کیونکہ پہلی نظر تو تمہارے لئے معاف ہے دوسری نہیں۔ (ابوداؤد، مترجم جلد ۲ ص ۱۶۲) پہلی نظر جو اچانک پڑتی ہے اس پر تو کوئی مواخذہ نہیں ہے کیونکہ اس میں انسان بڑی حد تک بے بس ہوتا ہے لیکن دوبارہ نظر ڈالنا ممنوع ہے اور کوئی یہ بھی نہ سمجھے کہ پہلی بار نظر ڈالنے کی اجازت ہے۔ جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنی نگاہ پھیر لوں۔ (صحیح مسلم مترجم جلد ۵ ص ۳۵۴)
نگاہ پھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی طرح خود کو اس فتنہ سے بچا لیا جائے۔ اسلام میں زنا کو اخلاقی لحاظ سے انتہائی خطرناک مرض قرا دیا گیا ہے اس لئے اس کی طرف جانے والے تمام راستوں اور دروازوں پر بھی پہرے بٹھا دیئے گئے ہیں اسلام کی تعلیمات کس قدر پاکیزہ اور اعلیٰ ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا راستے میں بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر ایسی مجبوری ہے تو اس کا حق ادا کرو۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے نبیؐ اس کا کیا حق ہے فرمایا۔ نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو ایذا نہ دینا، سلام کا جواب دینا۔ اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔ (بخاری بحوالہ مسلم مترجم جلد ۵ ص ۳۵۴)

پست نگاہی کا اجر:۔ نظر کی حفاظت بڑے ہی اجر وثواب کا باعث ہے نبیؐ فرماتے ہیں کہ چھ چیزوں کے تم ضامن ہو جاؤ، میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں، بات کرتے جھوٹ نہ بولو، امانت میں خیانت نہ کرو۔ وعدہ خلافی نہ کرو، نظر نیچی رکھو، ہاتھوں کو ظلم سے بچائے رکھو۔ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو۔ (تفسیر ابن کثیر اردو جلد ۳ ص ۵۰۰)

اور نبی ﷺ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں یعنی اللہ فرماتا ہے نظر، ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔ جو شخص میرے خوف سے اسکو چھوڑ دیگا تو میں اسکے بدلے میں ایسا ایمان دوں گا جسکی حلاوت کو وہ اپنے دل میں محسوس کریگا۔ (طبرانی، حاکم، ترغیب، وترہیب) ایک روایت میں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس مسلمان کی نظر کسی عورت کے حسن پر پڑجائے اور وہ اپنی نظر نیچی کرلے تو اللہ اسے ایسی عبادت عطا کرے گا جس کی لذت کو وہ محسوس کریگا۔ (احمد بحوالہ مشکوۃ مترجم جلد ۳ ص ۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ تین قسم کی آنکھیں جہنم کی آگ کو نہیں دیکھیں گے ایک وہ جو اللہ کے راستے میں جاگ کر مجاہدین کی حفاظت کرے، دوسرے وہ جو اللہ کے خوف سے رو پڑے، تیسرے وہ جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے رک جائے۔ (طبرانی وترغیب)

پست نگاہی کے فوائد:۔ امام ابن قیم جوزیؒ فرماتے ہیں کہ نگاہ نیچی رکھنے کے متعدد فوائد ہیں۔ اول یہ کہ دل حسرت اور افسوس و رنج سے نجات پاجاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عادت کے نتیجہ میں دل کے اندر نور سرایت کر جاتا ہے جس کا عکس آنکھوں، چہرے اور اعضاء و جوارح میں نظر آتا ہے۔ تیسرے یہ کہ نگاہیں نیچی رکھنے سے دل قوی اور دلیری کا جذبہ بیش از بیش ہوتا ہے۔ چوتھے یہ کہ نظربازی سے جس قدر لذت اور مسرت

حاصل ہوتی ہے نظر بچانے سے اس سے کہیں زیادہ سچی خوشی اور راحت نصیب ہوتی ہے اور دل کے بند دریچے بھی کھل جاتے ہیں کیونکہ اس طرح بندہ درحقیقت اپنے ازلی دشمن شیطان کو زیر کرلیتا ہے اور اس کی ساری کوششوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔ پانچواں فائدہ یہ کہ دل شہوت اور ہوس رانی کے بندھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے چھٹا فائدہ یہ کہ بندہ اس طرح اپنے اوپر جہنم کا دروازہ بند کرلیتا ہے ساتواں فائدہ یہ کہ نگاہیں نیچی رکھنے سے عقل کے اندر پختگی توانائی اور زیادتی آتی ہے کیونکہ ندیوں اور چھچھوروں کی طرح ادھر ادھر دیکھنا بہرحال کم عقلی طیش اور ناعاقبت اندیشی کی دلیل ہے۔ (تحفتہ العروس ۵۴۸)

بیباک نگاہی کا گناہ اور سزا:۔ نظربازی سے دل پر بڑے برے اثرات ثبت ہوتے ہیں اور طبی طور پر جب اس کا تجزیہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مسلسل نظربازی سے "جنسی توانائی" ایسے ضائع ہو جاتی ہے۔ جیسے موٹر گاڑی کی بیٹری سے گاڑی کی بجلی فیل ہو جاتی ہے اور پھر جو لوگ "نظربازی" کرتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ خود کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں بلکہ "کبیرہ گناہ" کے بھی مرتکب ہوتے ہیں۔ چنانچہ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ابن آدم کے حصہ کے مطابق اس کے زنا کا گناہ ضرور لکھتا ہے۔ چنانچہ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے زبان کا زنا بولنا ہے نفس کا زنا آرزو کرنا اور چاہنا ہے رہی شرم گاہ تو وہ وقوع کو سچ کر دکھاتی ہے یا جھوٹ ٹھہرا دیتی ہے۔ (ابو داؤد، نسائی بحوالہ صحیح بخاری مترجم جلد ۵ ص ۶۸۵)

اور ایک روایت میں فرمایا کہ جو شخص کسی خوبصورت اجنبی عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھے تو قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (درایہ، تکملہ، فتح القدیر)

جب نظربازی کا اس قدر گناہ اور سزا ہے تو پھر کیوں نہ اس سے بچا جائے۔ اللہ سب کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

عورت بھی نگاہ نیچی رکھے:۔ جس طرح مردوں کو نظر نیچی رکھنے کا حکم ہے اسی طرح عورت کو نظر نیچی رکھنے کا حکم ہے البتہ عورت کو ساتھ ہی اپنی زینت کو چھپانے کا کہا گیا ہے اس کی وجہ عورت کی عفت و عصمت کا تحفظ ہے لہٰذا ارشاد ہوتا ہے کہ "وقل

للمومنت يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن ولايبدين زينتهن الاماظهر منها وليضربن بخمرهن على جيوبهن " اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے۔ کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کیا کریں۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رکھا کریں۔ (النور ۳)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ اور میمونہؓ آنحضور ﷺ کی خدمت میں موجود تھیں۔ اسی وقت ابن ام مکتومؓ پہنچ گے آپ ﷺ نے فرمایا ان سے پردہ کرلو' میں نے کہا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہمیں دیکھ بھی نہیں سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو' کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟ (ترمذی بحوالہ ابوداؤد مترجم جلد ۳ ص ۲۸۳)

ابن ام مکتومؓ ایک برگزیدہ صحابی ہیں۔ پھر یہ کہ نابینا ہونے کے باوجود ازواج مطہرات جیسی پاک باز خواتین کو ان سے پردہ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آج کل جو بہت سی عورتیں غلط عقیدت اور توہم پرستی میں مبتلا ہو کر نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ آجاتی ہیں وہ اسلام کی روح سے کس قدر بیگانہ ہیں اور مذکورہ آیت میں یہاں تک بات ہے کہ عورت اپنی زینت کو چھپانے کیلئے اپنے دوپٹہ یا چادر کو سر پر سے لا کر سینے پر اس طرح ڈالے کہ سینہ کا ابھار اور جسم کی ہیت و محاسن پوری طرح چھپ جائیں۔ یہی زینت کو ظاہر نہ کرنے کا اکمل طریقہ ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ اول ہجرت کرنے والی عورتوں پر رحم فرمائے۔ جب دوپٹہ کا حکم نازل ہوا تو انہوں نے اپنی چادریں پھاڑ پھاڑ کر دوپٹہ بنالیا (صحیح بخاری کتاب التفسیر)

لہٰذا مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ اسلامی احکا[illegible]ن کرتے ہوئے اپنی نگاہ کی حفاظت اور پردہ اختیار کریں۔

چہرے کا پردہ:۔ زینت کی دو اقسام ہیں ایک فطری جیسے چہرہ وغیرہ اس میں مقناطیسی کشش اور جاذبیت مضمر ہے اور دوسرے تصنعی جیسے زیورات' لباس' مہندی' سرمہ اور

بالوں کی آرائش وغیرہ۔ جن خواتین کو زیب وزینت کا زیادہ شوق ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے حسن وجمال کی "نمائش" کھلے بندوں کرنے کو باعث فخر سمجھتی ہیں پھر جب یہ بن سنور کر زرق برق لباس میں ملبوس، چہرے کو میک اپ سے مزین کئے لبوں پر تبسم بکھیرے، "ازادرخ زیبا" کے ساتھ سربازار نکلتی ہیں تو نوجوانوں کے "سفلی جذبات" بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور ان کے اندر ہیجان آجاتا ہے اور پھر یہ بے پردہ خواتین عام طور پر ان کی "دست درازی" کا شکار ہوتی ہیں۔ لیکن معاشرے میں پیدا اس "فتنہ سامانی" کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ عورتیں غیر محرم مردوں سے اپنے "پیکر حسین" اور "رخ زیبا" کو زیر پردہ رکھیں۔ جیساکہ انہیں حکم دیا گیا کہ "یایھا النبی قل لازواجک وبنتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنی ان یعرفن فلایوذین وکان اللہ غفورا رحیما" (سورہ احزاب ۵۹)

اے ہمارے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور تمام مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے۔ کہ وہ اپنے چہروں پر اپنی چادروں کے گھونگھٹ کرلیا کریں۔ جس سے پہچان لی جائیں اور انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اس آیت مبارکہ سے عورت کے چہرہ چھپانے کا حکم واضح ثابت ہو رہا ہے اب چہرے کو چادر کے گھونگھٹ سے چھپایا جائے یا برقعہ ونقاب سے اصل مقصود چہرہ چھپانا ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو حکم دیتا ہے کہ جب وہ اپنے کسی کام سے باہر نکلیں تو جو چادر وہ اوڑھتی ہیں اسے سرپر سے جھکا کر منہ ڈھانپ لیا کریں صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔ (تفسیر ابن کثیر اردو جلد ۴ ص ۲۷۸)

اور محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کے سوال پر حضرت عبیدہ سلمانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا چہرہ اور سر ڈھانک کر اور بائیں آنکھ کھلی رکھ کر بتایا کہ یہ مطلب ہے اس آیت کا۔ (ایضاً)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

"یدنین علیھن من جلابیبھن" تو انصار کی عورتیں اس طرح نکلتی تھیں جیسے ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہیں یعنی وہ سیاہ کپڑے سروں پر ڈالتی ہیں۔ (ابوداؤد مترجم جلد ۳ ص ۲۷۹)

اور ام سلمہؓ ہی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھی جب مردوں کا قافلہ ہمارے پاس سے گزرتا تو ہم عورتیں اپنے چہروں کے اوپر کپڑے ڈال لیا کرتی تھیں اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں بے نقاب ہوتیں مگر جب مرد ہمارے پاس گزرتے تو ہم گھونگٹ سے اپنے چہروں کو چھپا لیا کرتیں تھیں جب وہ چلے جاتے تو ہم پھر اپنے چہروں کو کھول لیا کرتی تھیں (ابوداؤد مترجم جلد ۲ ص ۵۰)

حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا اپنے شہید لڑکے کی خبر دریافت کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اس حال میں کہ ان کے چہرے پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ صحابہ کرامؓ نے کہا کہ ایسی مصیبت میں بھی چہرے پر نقاب ہے تو انہوں نے جواب دیا مجھ پر لڑکے کی مصیبت پڑی ہے میری شرم وحیا پر تو کوئی مصیبت نہیں پڑی۔ (ابو داؤد) ان واقعات سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں جب پردہ کے احکام نازل ہوئے تو مسلمان عورتیں اس پر عمل کرتے ہوئے باپردہ اور نقاب اوڑھ کر اپنے چہرے کو چھپایا کرتی تھیں۔ اب ہم نبی علیہ السلام کے دو فرامین نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا محرمہ عورت احرام کی حالت میں چہرے پر نقاب اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے۔ (ابوداؤد)

اور فرمایا! عورت کا احرام اس کے چہرے اور مرد کا احرام اسکے سر میں ہے۔ (دار قطنی)

ان دونوں روایات سے پتہ چلا کہ حالت احرام میں عورت کا چہرہ کھلا رہنا چاہئے عورت کی بے نقابی مخصوص یا احرام ہونے سے صاف واضح ہے کہ وہ غیر احرام کی حالت میں محل نقاب ضرور ہے۔ ورنہ تخصیص شرعی کا ابطال لازم آئے گا۔ جو کسی صورت بھی درست نہیں ہے۔

انوکھا پردہ:- آج کل بعض خواتین چہرے کے نچلے حصے یعنی ٹھوڑی ہونٹ اور ناک کے آدھے حصے پر نقاب اوڑھ کر ایک نیا ہی "اسٹائل" بنائے ہوئے ہیں جس سے رخسار اور آنکھیں بالکل کھلے رہتے ہیں جو "زائرین" کے لئے ازحد کشش اور پھر عورتوں کی طرف پیش قدمی کا سبب بنتے ہیں ہمارے علاقہ میں اس پردہ کو "مرزائی پردہ" کے نام سے معنون کیا جاتا ہے۔ شائد ایسے ہی انداز کو دیکھ کر کسی منچلے شاعر نے کہا ہے کہ۔

چہرے کا نصف حصہ زیر نقاب کرکے
کرتے ہیں حسن والے دیدار میں رکاوٹ

لہٰذا ایسے پردہ سے کوئی فائدہ نہیں ہے کہ جو بے حیائی کی بنیاد بنے اس سے پرہیز لازم ہے۔

آخری بات:- اس ساری تحریر کا حاصل یہ ہے کہ عورت "وقرن فی بیوتکن" پر عمل پیرا ہوتے ہوئے "چراغ خانہ" بن کر رہے۔ اس میں اس کی عفت وعصمت پاکیزہ اور محفوظ رہے گی اور اگر اسے کبھی کسی ضرورت کے تحت گھر سے باہر بھی جانا پڑے تو باپردہ ہو کر جائے تاکہ کسی "ابلیس" کو "شیطنت" کی ہمت نہ ہو۔ امید ہے کہ ہماری یہ مختصر نگارشات "سلیم قلب" کی حامل خواتین کے لئے "مشعل راہ" ثابت ہوں گی۔ ان شاء اللہ ہم نے یہ تحریر مغربی تہذیب سے متاثرہ مسلم مرد و عورت کی اپنے مذہب وملت سے بیگانگی کو دیکھتے ہوئے رقم کی ہے امید ہے کہ قارئین کرام اسے مشعل راہ بنائیں گے۔ ان شاء اللہ آخر میں اس بات پر اکتفا کرتا ہوں کہ اے قوم کی بیٹی۔

بتولے باش وپنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

کہ حضرت فاطمہؓ جیسا اسوہ اختیار کرتے ہوئے زمانہ کی نگاہوں سے چھپ جاتا کہ تیری گود سے بھی حسینؓ جیسا سورج طلوع ہوسکے۔ "وما علینا الاالبلاغ المبین"